مقام ومنزلت حضرت زہراء سلام اللہ علیہا

بحوالہ امام خمینیؒ

سید رمیز الحسن موسوی*
srhm2000@yahoo.com

کلیدی کلمات: امام خمینیؒ، یوم خواتین، حضرت جبرائیلؑ، اہل بیت اطہارؑ، اسلامی انقلاب

خلاصہ

امام خمینیؒ کی سیاسی واجتماعی روش قرآن اور اہل بیت اطہار کی سیرت پر استوار ہے۔اس میں کوئی شک نہیں کہ اسلامی انقلاب کی کامیابی میں مردوں کے ساتھ خواتین نے بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیا ہے۔ حضرت امام خمینیؒ نے اسلامی انقلاب کے دوران خواتین کے کردار کو خصوصی اہمیت دی ہے اور اسی سلسلے میں حضرت زہراء سلام اللہ علیہا کو مسلمان خواتین کے لئے اُسوہ اور نمونہ کے طور پر پیش کیا ہے۔ جناب زہراء سلام اللہ علیہا کے مقام و منزلت کے متعلق حضرت امام خمینیؒ نے جو کچھ بیان کیا ہے یا لکھا ہے، اُسے اس مقالے میں مختصر انداز میں مرتب کرکے پیش کیا گیا ہے۔ امامؒ کے مطابق حضرت فاطمہؑ کے سب ناموں میں اُن کا "محدثہ" ہونا اس بی بی کی سب سے بڑی فضیلت ہے اور اُن کے معنوی مقام ومنزلت کی دلیل ہے۔ حضرت فاطمہؑ کی دوسری بڑی خصوصیت اُن کی سادہ زندگی ہے۔اس قدر سادہ زندگی کے باوجود اُن کے وجود کی معنوی برکات اور نورانیت پوری کائنات پر چھائی ہوئی ہے۔ حضرت فاطمہؑ کے خطبات اور بیانات سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ معاشرے کے سیاسی واجتماعی مسائل میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی تھیں امام خمینیؒ کے لئے فخر مباہات کے اسباب میں سے ایک سبب حضرت فاطمہ کا صحیفہ بھی ہے کہ جو اللہ کی طرف سے حضرت زہراؑ کو الہام شدہ عطیہ ہے۔ اہل بیتؑ، قرآن کے ہم پلہ وہ عظیم معنوی سرمایہ ہیں کہ جس کے بارے میں حساسیت ایمان کی علامت ہے اور جناب زہراء سلام اللہ علیہا کی توہین اسلام ودین کی توہین ہے اور اس پر ردعمل دکھانا امام خمینیؒ جیسے عالم ربانی ہی کا خاصہ ہے۔ دین اسلام میں جناب زہراءؑ کا مقام ومنزلت اس قدر زیادہ ہے کہ عصر حاضر کی سب سے منفرد اسلامی حکومت کے بانی اس دور میں جناب زہراء سلام اللہ علیہا کو مسلمان عورت کے لئے نمونۂ عمل قرار دیتے ہوئے اُن کے یوم ولادت کو، یوم خواتین قرار دیتے ہیں اور پچھلے چالیس سال سے یہ دن یوم خواتین کے عنوان سے منایا جارہا ہے۔

حضرت امام خمینیؒ کا شمار اس دور کی اُن نابغہ علمی ودینی شخصیات میں ہوتا ہے کہ جنہوں نے دین اسلام کے احیا میں نمایاں کردار ادا کیا ہے۔ امام خمینیؒ کی تعلیمات اور سیاسی واجتماعی روش کی اساس قرآن اور اہل بیت اطہار علیہم السلام کی سیرت وسنت پر استوار ہے۔ لہٰذا امام خمینیؒ نے اپنے سیاسی تحریک کے دوران اور پھر اسلامی انقلاب کی کامیابی کے بعد اسلامی حکومت کی بنیاد رکھنے میں بھی دین اسلام کے انہی دو بنیادی سرچشموں کو اپنی سیاسی فعالیت کا مبنیٰ قرار دیا ہے۔ امامؒ اُمت کی رہنمائی اور قیادت میں قرآن وسیرت اہل بیتؑ کو بنیادی مقام دیتے تھے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اسلامی انقلاب کی کامیابی میں جہاں مردوں نے بھرپور کردار ادا کیا ہے وہاں خواتین نے بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیا ہے اور یہ کہنا غلط نہیں کہ اگر ایران کے اسلامی انقلاب میں خواتین نہ ہوتیں تو شاید ہی یہ انقلاب پروان چڑھتا اور اسلامی حکومت قائم ہوتی۔

حضرت امام خمینیؒ نے اسلامی انقلاب کے دوران اور اس کے بعد اس کے دوام میں خواتین کے کردار کو خصوصی اہمیت دی ہے اور اسی سلسلے میں اہل بیت اطہارؑ کی خواتین خصوصا حضرت زہراء سلام اللہ علیہا کو مسلمان خواتین کے لئے اُسوہ اور نمونہ کے طور پر پیش کیا ہے۔ اس انقلابی اور دینی رہنما نے جناب زہراء سلام اللہ علیہا اور اُن کی دختر حضرت زینب عالیہ سلام اللہ علیہا کے فردی واجتماعی سیرت کو مسلمان خواتین کے لئے نمونہ عمل قرار دیا ہے اور ان دونوں مخدرات عصمت وطہارت کے مقام ومنزلت کے بارے میں بہت کچھ بیان کیا ہے۔ جناب زہراء سلام اللہ علیہا کے مقام ومنزلت کے متعلق حضرت امام خمینیؒ نے جو کچھ بیان کیا ہے یا لکھا ہے، اُسے اس مقالے میں مختصر انداز میں مرتب کرکے پیش کیا گیا ہے۔

یہاں جناب زہراء سلام اللہ علیہا کے اسمائے مبارکہ خصوصاً آپؑ کا محدثہ ہونا، آپؑ کی عظمت وفضیلت، سادہ زندگی، خطبات، صحیفہ فاطمہؑ اور دشمنان اسلام کے خلاف قیام، اپنے پدر گرامی کی تبلیغ اسلام میں معاونت اور خواتین کے لئے اُسوہ ونمونہ عمل ہونے کے متعلق اس انقلابی شخصیت کے بیانات کو قلم بند کیا گیا ہے۔ امام خمینیؒ کی سیرت وروش، حضرت فاطمہ زہراءؑ کے نورانی مکتب ہی کا عکس ہے جس کے سیاسی ومعنوی سیر وسلوک میں جناب زہراء سلام اللہ علیہا کی واضح جھلک نظر آتی ہے۔ خصوصاً خواتین کی سیاسی و اجتماعی تربیت و رہنمائی کے حوالے سے

---

*۔مدیر مجلّہ سہ ماہی نور معرفت، نور الہدیٰ مرکز تحقیقات (نمت) بارہ کہو، اسلام آباد

مکتب فاطمیہ کے اس شاگرد نے ہمیشہ خواتین کے لئے دختر رسول اسلام ﷺ کو بطور نمونہ پیش کیا ہے اور ان کے عظمت و جلالت کے سامنے خواتین اسلام کو خضوع و خشوع اختیار کرنے کی تاکید کی ہے۔

ا۔ولادت باسعادت

حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کی ولادت باسعادت تاریخ اسلام بلکہ تاریخ انسانیت کے اہم ترین واقعات میں سے ایک واقعہ ہے چونکہ یہ ایک ایسی خاتون کی ولادت باسعادت کا دن ہے، جس سے انسانیت کی ہدایت کا سلسلہ وجود میں آنا تھا۔ اسی لئے ہمارے علمائے کرام نے جناب زہراء سلام اللہ کی ولادت کے دن کو خصوصی اہمیت دی ہے منجملہ امام خمینیؒ نے بھی اس دن کے بارے میں خصوصی پیغامات جاری کئے ہیں جن میں سے چند پیغامات کو بطور نمونہ یہاں پیش کیا جاتا ہے:

تمام انسانی کمالات کی مظہر

''ایک ایسی خاتون دنیا میں آئی جو تمام مردوں کی ہم پلہ ہے۔ایک ایسی عورت دنیا میں آئی جو انسانیت کا نمونہ ہے۔ایک ایسی خاتون پیدا ہوئی جس کے اندر انسان کے جملہ کمالات جلوہ گر ہیں''۔(1)

فخر کائنات اور برگزیدہ انسانوں کی مربی

امام خمینیؒ نے جناب زہراء سلام اللہ علیہا کی ولادت کی اہمیت کے پیش نظر اس دن کو یوم خواتین قرار دیا ہے لہٰذا وہ اس دن کی اہمیت کے بارے میں کہتے ہیں:

> ''ایران کی عظیم الشان ملت خاص کر عورتوں کو خواتین کا یہ بابرکت دن مبارک ہو۔اس تابندہ ہستی کا متبرک دن جو تمام انسانی کمالات اور دنیا میں اللہ کے خلیفہ کی جملہ خوبیوں کی بنیاد ہیں۔ جمادی الثانی کی بیسویں تاریخ کا اعلیٰ انتخاب زیادہ بابرکت اور زیادہ گرانقدر ہے۔ یہ ایک ایسی خاتون کی ولادت کا قابل فخر دن ہے جو تاریخ کا ایک معجزہ اور کائنات کی مایہ ناز ہستی ہیں۔اس خاتون نے ایک معمولی سے کمرے اور معمولی سے مکان سے ایسے انسانوں کی تربیت کی جن کا نور زمین سے لے کر عالم افلاک کے آخری حصے تک، نیز اس عالم ملک سے لے کر ملکوت اعلیٰ کے آخری حصے تک روشن ہے۔ اللہ کا درود وسلام ہو اس سادہ و معمولی حجرے پر جو عظمت الٰہی کے نور کی جلوہ گاہ اور حضرت آدمؑ کی برگزیدہ اولاد کی تربیت گاہ ہے''۔(2)

۲۔حضرت زہراءؑ کے اسمائے گرامی

حضرت فاطمہ زہراء سلام اللہ علیہا کے بہت سے نام تھے، حضرت فاطمہ زہراءؑ کا نام اللہ تعالیٰ کی طرف سے رکھا گیا ہے۔(3)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں: حضرت فاطمہ سلام اللہ کے ۹ نام اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہت عظمت رکھتے ہیں:

ا۔فاطمہ: (ہر قسم کی پلیدی اور برائی سے جدا کی گئی ہستی)،۲۔صدیقہ: (بہت زیادہ سچی)،۳۔مبارکہ (بابرکت)،۴۔طاہرہ (پاکیزہ)،۵۔زکیہ (پاک)،۶۔راضیہ (خدا کی رضا پر راضی اور خوش)،۷۔مرضیہ (خدا کی پسندیدہ)،۸۔محدثہ (جس ہستی کے ساتھ فرشتے باتیں کرتے ہیں)، ۹۔زہراء (درخشندہ)۔(4)

یہ تمام نام حضرت زہراء سلام اللہ علیہا کی اعلیٰ انسانی خصوصیات اور صفات کا ایک جلوہ پیش کرتے ہیں۔ امام خمینیؒ نے بھی اپنے کلام میں حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کے اسماء اور القاب کا تذکرہ کیا ہے منجملہ اُنہوں نے اپنی تقاریر میں جو نام اور القاب زیادہ استعمال کئے ہیں، وہ فاطمہ، زہراء، مرضیہ، طاہرہ اور کوثر ہیں اور بعض اوقات ''صدیقہ طاہرہ''،''فاطمہ زہرا'' اور ''زہرائے مرضیہ'' کی ترکیب بھی استعمال کی ہے۔ ایک جگہ امام خمینیؒ کوئی خاص نام ذکر کئے بغیر ایک معتبر روایت کے حوالے سے ''جناب فاطمہؑ کے پاس حضرت جبرائیل امینؑ کی آمد ورفت'' کو حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کی سب سے بڑی فضیلت کے طور پر یاد کرتے ہیں۔(5)

روایات میں ہے کہ پیغمبر اکرم ﷺ کی رحلت کے بعد حضرت فاطمہؑ کے دن بہت سخت گذر رہے تھے لہٰذا حضرت جبرائیل علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے حکم سے حضرت فاطمہؑ کے پاس آئے اور اُنہیں تسلی دینے کے علاوہ آئندہ کے حالات سے باخبر کرنے لگے تھے۔ اسی لئے حضرت فاطمہؑ کو "محدثہ" کہا جاتا ہے یعنی؛ وہ ہستی جس سے فرشتے باتیں کرتے ہیں۔ جیسا کہ روایت کے الفاظ ہیں:

"عن ابی عبداللہ(ع) قال: انما سمیت فاطمة، محدثه، لان الملائکة کانت تهبط من السماء فتنادیها کما تنادی مریم بنت عمران. فتقول: یا فاطمةُ ان اللہ اصطفاك و طهرك و اصطفاك علی نساء العالمین. یا فاطمة اقنتی لربك و اسجدی و ارکعی مع الراکعین فتحدثهم و یحدثونها، فقالت لهم ذات لیلة: أليست المفضلّة علی نساء العالمین مریم بنت عمران؟ فقالوا: ان مریم کانت سیدة نساء عالمیها و ان اللہ عزوجل جعلك سیدة نساء عالمك و عالمها و سیدة نساء الاولین والآخرین"۔(6)

یعنی: "حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں: حضرت فاطمہؑ کو "محدثہ" کہتے ہیں کیونکہ فرشتے آسمان سے اُترتے تھے اور جس طرح حضرت مریم بنت عمران سلام اللہ علیہا سے کلام کرتے تھے، اسی طرح حضرت فاطمہ زہراء سلام اللہ علیہا سے بھی گفتگو کرتے تھے۔ فرشتے حضرت زہراء سلام اللہ علیہا سے کہتے تھے: اے فاطمہؑ! اللہ تعالیٰ نے تجھے برگزیدہ اور طاہرہ بنایا ہے اور تجھے تمام جہان کی عورتوں پر فضیلت عطا کی ہے۔ اے فاطمہؑ! اپنے رب کی اطاعت کرتی رہو اور رکوع کرنے والوں (نماز گزاروں) کے ساتھ رکوع اور سجدہ کرتی رہو۔ حضرت فاطمہؑ فرشتوں کے ساتھ باتیں کرتی تھیں اور فرشتے بھی اُن کے ساتھ گفتگو کرتے تھے۔ ایک رات حضرت فاطمہؑ نے فرشتوں سے پوچھا: کیا پوری کائنات کی عورتوں پر حضرت مریم بنت عمرانؑ فضیلت نہیں رکھتیں؟ تو فرشتوں نے کہا: حضرت مریمؑ اپنے زمانے کی عورتوں کی سردار تھیں، لیکن اللہ تعالیٰ نے آپؑ کو کائنات کی عورتوں کی سردار قرار دیا ہے، اپنے زمانے میں بھی اور حضرت مریمؑ کے زمانے میں بھی۔ آپؑ اولین وآخرین عورتوں کی سردار ہیں۔

۲۔ معنوی مقام اور عظمت

اگرچہ حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا نبوت وامامت جیسے اجرائی مناصب پر فائز نہیں تھیں، لیکن ایک انسان کے لئے جتنا بھی معنوی مقام ومرتبہ ممکن ہے، اس پر بی بی دوعالم فائز نظر آتی ہیں۔ امام خمینیؒ اپنے علمی وفقہی اور فلسفی ذوق کی وجہ سے حضرت زہراء سلام اللہ علیہا کے تمام معنوی مقامات کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"احادیث وروایات کی روشنی میں بنیادی طور پر رسول اکرم ﷺ اور ائمہ ہدیٰؑ اس عالم سے پہلے عرش کے سائے میں موجود کچھ نور تھے۔ انعقاد نطفہ اور طینت کے لحاظ سے بھی وہ دیگر لوگوں سے ممتاز ہیں۔(7) اسی طرح وہ بہت سارے درجات کے حامل ہیں۔ چنانچہ احادیث معراج میں جبرئیل عرض کرتے ہیں: (لَوْ دَنَوْتُ اَنْمُلَةً لَاحْتَرَقْتُ) یعنی اگر میں ایک انگشت برابر بھی نزدیک ہوتا تو جل جاتا۔ نیز معصومینؑ فرماتے ہیں: (اِنَّ لَنا مَعَ اللهِ حالات لاٰ یَسَعُهُ مَلَكٌ مُقَرَّب وَلاٰ نَبِیّ مُرْسَل) یعنی اللہ کے ہاں ہم کچھ ایسی حیثیتوں کے حامل ہیں جو نہ کسی مقرب فرشتے کو حاصل ہو سکتی ہیں نہ کسی نبی مرسل کو۔

یہ بات ہمارے اصول مذہب میں شامل ہے کہ ائمہؑ کو مسئلہ حکومت سے قطع نظر بھی یہ خصوصیات حاصل ہیں۔ اسی طرح روایات کی رو سے یہ معنوی درجات حضرت زہراء سلام اللہ علیہا کے لئے بھی حاصل اور ثابت ہیں۔(8) حالانکہ آپ نہ حاکم تھیں نہ قاضی اور نہ خلیفہ۔ یہ درجات حکومتی مناصب سے اور عہدوں سے ماوراء ہیں۔ اسی لئے جب ہم کہتے ہیں کہ حضرت زہراء قاضی وخلیفہ نہیں تو اس کا لازمہ یہ نہیں کہ وہ ہماری طرح ہیں یا انہیں ہمارے اوپر معنوی برتری حاصل نہیں"۔(9)

۳۔ پیغمبر اکرم ﷺ اور اہل بیتؑ کی جملہ خوبیوں کی حامل ہستی

اس میں کوئی شک نہیں کہ حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا خاندان عصمت وطہارت کا مرکز و محور ہیں اور حدیث کساء میں بھی وہ اپنے اسی مقام کے سبب مرکزی کردار کی حامل خدا کی برگزیدہ خاتون قرار پاتی ہیں۔ واقعہ مباہلہ میں بھی سیدہ کا کردار مرکزیت کا حامل ہے اور اہل بیت اطہارؑ کی اساس وبنیاد جناب زہراءؑ ہی قرار پاتی ہیں۔ اس مطلب کی طرف اشارہ کرتے ہوئے امام خمینیؒ کہتے ہیں:

"حضرت زہراء سلام اللہ علیہا خاندان وحی کی قابل افتخار خاتون ہیں۔ آپ ایک آفتاب کی طرح اسلام کی پیشانی پر چمکتی ہیں۔ رسول اکرم ﷺ کے بعد آپ اور خاندان عصمت وطہارت علیہم السلام کے فضائل بیکراں ہیں۔ آپ وہ خاتون ہیں جس کی تعریف ہر ایک نے ہر زاویے سے کی ہے لیکن پھر بھی آپ کی تعریف کا حق ادا نہ ہوا۔ وہ احادیث جو خاندان وحی سے مروی ہیں وہ سامعین کے فہم کے مطابق ہیں جبکہ دریا کو کوزے میں بند کرنا ممکن نہیں ہے۔ اسی طرح دوسروں نے جو کچھ کہا ہے وہ اپنی فہم کے مطابق کہا ہے نہ کہ آپ کے حقیقی مرتبے کے مطابق"۔(10)

۷۔ مصحف فاطمہؑ

جیسا کہ پہلے بھی گذر چکا ہے کہ پیغمبر اکرم ﷺ کی رحلت کے بعد حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا پر مصائب کے پہاڑ ٹوٹنے لگے تھے اور دختر رسولؐ پر یہ ایام بہت ہی سخت اور گراں تھے، جن کا اظہار اُنہوں نے ان اشعار کی شکل میں کیا ہے:

ماذا علی من شم تربۃ أحمد أن لا یشم مدی الزمان غوالیا

صبت علیّ مصائب لو أنھا صبت علی الأیام صرن لیالیا(11)

لہٰذا اس وقت اللہ تعالیٰ کے حکم سے حضرت جبرائیل امینؑ حضرت فاطمہؑ کے پاس آئے اور تسلی و تشفی کے ضمن میں بہت سے الٰہی معارف بھی بیان کئے۔ صحیفہ فاطمیہ انہی ایام کی یادگار ہے جنہیں حضرت علی علیہ السلام نے اپنے دست مبارک سے لکھا ہے۔ اس سلسلے میں امام خمینیؒ کہتے ہیں: "رحلت رسول ﷺ کے بعد جبرئیل آتے تھے اور حضرت فاطمہؑ کے لئے غیب کی خبریں لاتے تھے۔ امیر المومنین انہیں لکھتے تھے۔ یہی مصحف فاطمہ ہے"۔(12)

۴۔ جبرئیلؑ کی رفت وآمد

ملائکہ اور فرشتے اس کائنات کی مقدس ترین مخلوق ہیں جو پوری کائنات پر الٰہی نظام کو چلانے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ انسان کامل، فرشتوں سے افضل مخلوق ہے اور فرشتوں کا انسان کے ساتھ رابطہ اس انسان کے کامل ہونے کی دلیل ہے جیسا تمام انبیائے علیہم السلام کا اللہ تعالیٰ سے رابطہ اسی نوری مخلوق کے ذریعے انجام پاتا ہے۔ فرشتے اور ملائکہ فقط انبیائے کرام ہی سے رابطہ برقرار نہیں کرتے بلکہ وہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہر با تقویٰ انسان کے ساتھ رابطہ برقرار کر سکتے ہیں۔ جس پر بہت سی عقلی و نقلی ادلہ موجود ہیں۔ لہٰذا اس سلسلے میں امام خمینیؒ جناب زہراء سلام اللہ علیہا کے خدا کے نزدیک بلند مقام کی مزید وضاحت کرتے ہوئے کہتے ہیں:

"میں جناب صدیقہ سلام اللہ علیہا کے بارے میں اپنے آپ کو اس قابل نہیں سمجھتا کہ ان کا ذکر کروں۔ میں صرف ایک روایت پر اکتفا کروں گا جو کافی شریف میں مذکور ہے اور معتبر سند کے ساتھ نقل ہوئی ہے وہ روایت یہ ہے کہ حضرت صادقؑ فرماتے ہیں: "فاطمہ سلام اللہ علیہا اپنے بابا کے بعد ۷۵ دن زندہ رہیں یعنی اس دنیا میں رہیں۔ اس دوران ان پر شدید حزن و غم طاری رہا۔ جبرئیل امینؑ ان کی خدمت میں آتے تھے، انہیں تسلی دیتے تھے اور مستقبل کی باتیں بتاتے تھے"۔(13)

روایت کے ظاہر سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ ان ۷۵ ایام کے دوران ایک رابطہ برقرار تھا، یعنی جبرئیلؑ کی رفت وآمد زیادہ تھی۔ میں گمان نہیں کرتا کہ صف اول کے انبیائے عظام کے علاوہ کسی اور کے بارے میں یہ مروی ہو کہ ۷۵ دنوں تک جبرئیلؑ کی رفت وآمد جاری رہی ہو اور

مستقبل میں واقع ہونے والے واقعات کا ذکر کیا ہو اور آپ کی ذریت کے ساتھ مستقبل میں بیتنے والے حالات بتائے ہوں۔ حضرت امیرؑ اس الہامی تعلیمات کو لکھتے تھے جس طرح آپ رسول ﷺ کے کاتب وحی تھے۔ البتہ وہ وحی جو تنزیل احکام سے عبارت ہے رسول ﷺ کی وفات کے ساتھ ہی ختم ہو گیا۔ پس آپ ان پچھتر دنوں میں حضرت صدیقہ پر الہام شدہ تعلیمات کے کاتب تھے۔

۵۔ جبرئیل اور حضرت زہراؑ میں روحانی یکسانیت

جس انسان سے ملائکہ وہ سب سے بڑا ملک یعنی؛ حضرت جبرائیلؑ رابطہ برقرار کرتا ہے تو یہ اس انسان کے تقدس اور پاکیزگی کی دلیل ہے۔ اسی مطلب کو حضرت زہراء سلام اللہ علیہا کی سب سے بڑی فضیلت قرار دیتے ہوئے امام خمینیؒ لکھتے ہیں:

"کسی انسان کے پاس جبرئیل کا آنا کوئی معمولی بات نہیں۔ کوئی یہ گمان نہ کرے کہ جبرئیلؑ ہر کسی کے پاس آتا ہے یا ایسا ممکن ہے بلکہ جبرئیلؑ کے کسی کے ہاں آنے کے لئے ضروری ہے کہ ایک قسم کی مناسبت موجود ہو۔ یعنی جس شخص کے پاس جبرئیلؑ اترے اس کی روح اور خود جبرئیلؑ جو روح اعظم ہے کے درمیان مناسبت ہو خواہ ہم اس بات کے قائل ہوں کہ تنزیل سے مراد خود اس ولی یا رسول کی روح اعظم کے ذریعے جبرئیلؑ کا نزول ہے یعنی وہ اسے نازل کرتی ہے اور نچلے مرحلے تک اتارتی ہے یا ہم یہ کہیں کہ ایسا نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ جبرئیلؑ کو حکم دیتا ہے کہ جاؤ اور یہ باتیں بتاؤ۔ پس خواہ ہم وہ بات کریں جو بعض اہل نظر کہتے ہیں یا یہ بات کریں جو کچھ اہل ظاہر بتاتے ہیں۔ بہر حال جب تک اس شخص جس کے پاس جبرئیلؑ آتے ہیں کی روح اور خود جبرئیل جو روح اعظم ہے کے درمیان کوئی تناسب اور مناسبت نہ ہو تب تک اس کے پاس جبرئیل کا آنا ممکن نہیں ہے۔ روح اعظم یعنی جبرئیل اور صف اول کے انبیاء مثلاً رسول خدا ﷺ نیز موسیٰ، عیسیٰ اور ابراہیم علیہم السلام وغیرہ کے درمیان یہ مناسبت موجود تھی۔ ہر کسی کو یہ مناسبت حاصل نہیں رہی۔ اس کے بعد بھی کسی کو یہ مناسبت حاصل نہ ہوئی یہاں تک کہ ائمہ کے بارے میں بھی میں نے اس قسم کی کوئی حدیث نہیں دیکھی کہ ان پر جبرئیلؑ نازل ہوئے ہوں۔ صرف حضرت زہراؑ کے بارے میں، میں نے دیکھا ہے کہ ان پچھتر دنوں میں جبرئیلؑ ان کے پاس بار بار آتے تھے اور آپ کی ذریت کے ساتھ مستقبل میں ہونے والے واقعات آپ کو بتاتے تھے اور حضرت امیرؑ انہیں لکھتے تھے۔ جو باتیں جبرئیلؑ حضرت زہراؑ کو بتاتے تھے ان میں سے ایک شاید ان مسائل سے مربوط ہو جو آپ کے عظیم فرزند یعنی حضرت صاحب العصر سلام اللہ علیہ کے زمانے میں واقع ہونے والے تھے۔۔۔ ہمیں اس کا علم تو نہیں البتہ یہ ممکن ہے۔

بہر حال میں حضرت زہراؑ کے فضائل میں سے اس فضیلت کو سب سے اہم سمجھتا ہوں اگرچہ آپ کے دیگر فضائل بھی عظیم ہیں۔ یہ فضیلت سوائے انبیاء سب انبیاء نہیں بلکہ صف اول کے انبیاء کے نیز ان کے ہم رتبہ بعض اولیا کے کسی اور کو حاصل نہیں ہوئی۔ حدیث کے الفاظ کے مطابق جبرئیلؑ ان پچھتر دنوں کے دوران آتے جاتے رہے۔ یہ بات آج تک کسی کو نصیب نہیں ہوئی۔ یہ وہ فضیلت ہے جو حضرت صدیقہ سلام اللہ علیہا کے ساتھ مختص ہے۔(14)

حضرت امام خمینیؒ نے صحیفہ فاطمہؑ کا مختصر انداز میں اپنے سیاسی والٰہی وصیت نامے میں بھی ذکر کیا ہے اور اس کو تشیع کے لئے قابل فخر قرار دیا ہے: "صحیفہ فاطمیہ کہ جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضرت زہراء مرضیہ پر الہام شدہ کتاب ہے، اس کا تعلق بھی ہمیں سے ہے"۔(15)

۷۔ حضرت فاطمہؑ کے خطبات

حضرت فاطمہ زہراء سلام اللہ علیہا سے اپنی سیاسی و اجتماعی زندگی کے دوران بہت سے خطبات، کلام اور دعائیں نقل ہوئی ہیں جو کتب حدیث میں موجود ہیں۔ جن میں سے ایک مشہور خطبہ "خطبہ فدکیہ" کے نام سے مشہور ہے۔ یہ خطبہ حضرت زہراء سلام اللہ علیہا نے مسجد نبوی میں مہاجر و انصار خواتین کے اجتماع میں حکومت وقت کو اہل بیت اطہارؑ کے حقوق کی طرف توجہ دلانے کے لئے دیا تھا۔(16)

حضرت زہراء سلام اللہ علیہا کے اس خطبے نے اہل بیتؑ کے مخالفین کے دعوؤں کو باطل ثابت کرنے اور عوام الناس کو آگاہ کرنے کے سلسلے میں جو کردار ادا کیا ہے، اس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے امام خمینیؒ کہتے ہیں:

"حکومت وقت کے مقابلے میں اور حضرت امیر المؤمنینؑ کے قیام کے سلسلے میں اور حضرت امیر المؤمنینؑ کے پچیس سالہ صبر اور اس کے باوجود حکومت وقت کے ساتھ تعاون اور پھر اسلام کی راہ میں فداکاری اور اُن کے دونوں عزیز فرزندوں کی قربانیوں کے سلسلے میں کہ جس میں حضرت امام مجتبیٰ علیہ السلام نے جابر اُموی حکومت کے مقابلے میں (اسلام کی) بہت بڑی خدمت انجام دی ہے اور اس حکومت کو رسوا کیا ہے اور ان کے بھائی حضرت سید الشہداء علیہ السلام کی عظیم خدمت کے سلسلے میں حضرت زہراء سلام اللہ علیہا کا یہ خطبہ ایک ایسی چیز ہے کہ جس کے بارے میں ہم سب جانتے ہیں"۔(17)

۸۔ مبارک رات

امام خمینیؒ شب قدر اور جناب زہراءؑ کے معنوی مقام کی وضاحت کرتے ہوئے اصول کافی کی ایک روایت کا حوالہ دیتے ہوئے لکھا ہے: "اصول کافی میں تفسیر برہان سے ایک طویل حدیث منقول ہے جس میں مذکور ہے: "نصرانی نے حضرت موسیٰ بن جعفر علیہما السلام سے عرض کیا کہ (حٰمٓ ۚ وَالْكِتَابِ الْمُبِينِ ۚ إِنَّا أَنزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةٍ مُّبَارَكَةٍ إِنَّا كُنَّا مُنذِرِينَ ۚ فِيهَا يُفْرَقُ كُلُّ أَمْرٍ حَكِيمٍ)۔(18) کی تفسیر کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: (حٰمٓ) سے مراد محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ (كِتابِ مُبِين) امیر المومنین علیؑ ہیں اور (لَيلَةٍ) سے مراد فاطمہؑ ہیں"۔(19)

۹۔ تسبیح فاطمہ؛ حضرت زہراؑ کے لئے حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تحفہ

حضرت فاطمہ زہراء سلام اللہ علیہا کی تسبیحات کی فضیلت میں بہت زیادہ احادیث ذکر ہوئی ہیں۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں: "من سبّح تسبيح فاطمة الزهراء قبل ان يثني رجليه من صلاة الفريضة غفر الله له "(20) یعنی جو شخص نماز واجب سے فارغ ہونے سے پہلے تسبیح حضرت زہراء پڑھے تو خداوند متعال اُسے بخش دیتا ہے۔

اسی طرح ایک اور مقام پر حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: "تسبيح فاطمة في كلّ يومٍ في دبر كلّ صلاةٍ احبّ اليّ من الف ركعةٍ في كلّ يومٍ "(21) یعنی ہر روز نماز کے بعد حضرت زہراءؑ کی تسبیح پڑھنا میرے نزدیک ہر روز ہزار رکعت نماز سے زیادہ پسندیدہ ہے۔

لہٰذا امام خمینیؒ اس تسبیح کی فضیلت میں کہتے ہیں: "تعقیبات نماز میں سے ایک حضرت صدیقہ طاہرہؑ کی تسبیح ہے جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپؑ کو تعلیم فرمائی۔ یہ تعقیبات میں سب سے افضل ہے۔ حدیث میں ہے کہ اگر اس سے افضل کوئی چیز ہوتی تو حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسے حضرت فاطمہؑ کو عطا فرماتے"۔(22)

۱۰۔ جملہ کمالات کی تجلی گاہ

امام خمینیؒ کے نزدیک جناب زہراء سلام اللہ علیہا تمام انسانی صفات مجموعہ تھیں اور ان صفات میں تمام جہان کی عورتوں کے لئے اُسوہ و نمونہ عمل ہیں۔ جناب زہراءؑ کی اس فضیلت کو امامؒ ان الفاظ میں ذکر کرتے ہیں: "ایک عورت اور ایک انسان کی جتنی خوبیاں ممکن ہیں، وہ سب حضرت زہراء سلام اللہ علیہا میں جلوہ گر تھیں۔ آپؑ ایک عام عورت نہیں تھیں بلکہ ایک روحانی وملکوتی خاتون تھیں۔ آپ ایک انسان کامل تھیں۔ آپ انسانیت کا کامل نسخہ، عورت کا حقیقی مفہوم اور انسان کی عین حقیقت تھیں۔

آپؑ عام عورت نہیں بلکہ آپ ایک ملکوتی خاتون ہیں جو اس دنیا میں انسان کی صورت میں ظاہر ہوئیں بلکہ آپ خدا کی ایک جبروتی مخلوق ہیں جو ایک عورت کے روپ میں ظاہر ہوئیں۔ انسان اور عورت کے اندر جو جو کمالات ممکن ہیں وہ سب اس خاتون کے اندر موجود ہیں۔

۱۱۔ مقام غیب اور فنا فی اللہ تک رسائی

اس ہستی کے اندر جملہ معنویات، ملکوتی جلوے، الٰہی جلوے، جبروتی جلوے اور ملکی و ناسوتی جلوے جمع ہیں۔ آپؑ ہر لحاظ سے ایک کامل انسان ہیں۔ نسوانیت کا کامل نمونہ ہیں۔ انسان اور مرد کی طرح عورت بھی مختلف جہات رکھتی ہے۔ یہ ظاہری اور طبیعی صورت انسان کا سب سے نچلا مرتبہ ہے، عورت کا سب سے نچلا مرتبہ ہے اور مرد کا سب سے نچلا مرتبہ ہے۔ لیکن اسی نچلے مرتبے سے کمال کی طرف سفر شروع ہوتا ہے۔

انسان مادی مرحلے سے مقام غیب تک اور فنا فی اللہ کے مقام تک سفر کرتا ہے۔ حضرت صدیقہ طاہرہ کو یہ خصوصیات حاصل ہیں۔ آپ نے عالم طبیعت سے اپنا سفر، اپنا معنوی سفر اللہ کی مدد، تائید غیبی اور تربیت رسول خدا ﷺ کے سائے میں شروع کیا یہاں تک کہ آپ اس مرتبے پر پہنچ گئیں جہاں کوئی اور نہیں پہنچ سکتا۔ پس کل کے دن عورت کا مکمل جلوہ وجود پذیر ہوا ہے اور عورت اپنی کامل ترین صورت میں وجود میں آئی ہے۔ (23)

۱۲۔ جناب زہراء کی سادہ زندگی

حضرت فاطمہؑ کی زندگی خصوصاً جب اُن کی حضرت علی علیہ السلام سے شادی ہوئی تھی ایک انتہائی سادہ زندگی تھی۔ پیغمبر اکرم ﷺ نے حضرت علیؑ اور حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کی شادی کے وقت حضرت علیؑ سے مخاطب ہو کر فرمایا: یا علیؑ! شادی کے لئے تمہارے پاس کچھ ہے؟ حضرت علیؑ نے جواب دیا۔ یا رسول اللہ ﷺ میرے ماں باپ آپ پر قربان جائیں، آپؐ میری حالت سے پوری طرح آگاہ ہیں میری تمام دولت ایک تلوار، ایک زرہ اور ایک اُونٹ ہے۔ آپؐ نے فرمایا: تم ایک جنگجو سپاہی اور جہاد کرنے والے ہو بغیر تلوار کے خدا کی راہ میں جہاد نہیں کر سکتے لہٰذا تلوار تمہاری پہلی ضرورت ہے اور اُونٹ بھی تمہاری زندگی کے لوازم میں سے ہے تاکہ تم اس سے پانی کھینچ کر اپنی اور اپنے گھرانے کی معاشی حالت سنوار سکو اور مسافرت میں اس پر سامان لاد سکو۔ صرف ایک چیز ہے کہ جس سے صرف نظر کر سکتے ہو اور وہ تمہاری زرہ۔ میں بھی تم پر سختی نہیں کرتا اور اسی زرہ پر اکتفا کرتا ہوں۔ لہٰذا اپنی زرّہ کو فروخت کر دو تاکہ شادی کا انتظام کیا جا سکے۔ (24)

لہٰذا حضرت علی علیہ السلام پیغمبر اکرم ﷺ کے حکم سے اپنی زرہ فروخت کر دیتے ہیں جس سے پانچ سو درہم ملتے ہیں جو پیغمبر اکرم ﷺ کے سامنے پیش کر دیا جاتا ہے اور یہی پیسہ سیدۃ النساء العالمینؑ کا مہریہ قرار پاتا ہے۔

امام خمینیؒ خاندان عصمت وطہارت کے اس سادہ گھرانے کی غیر معمولی فضیلت کو ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں: ''ہم صدر اسلام کی ایک جھونپڑی دیکھتے ہیں جس میں چار پانچ انسانوں کے رہنے کی گنجائش تھی۔ یہ فاطمۃ الزہراء سلام اللہ علیہا کی جھونپڑی ہے۔ اس کی حالت ان دیگر جھونپڑیوں سے بھی گئی گزری تھی۔ لیکن اس کی برکات کے کیا کہنے؟ چند افراد کی اس جھونپڑی کی برکات اس قدر زیادہ ہیں جن کے نور سے پورا عالم لبریز ہے۔ ان برکات تک انسان کی رسائی کا راستہ بہت طویل ہے۔ یہ جھونپڑی نشین اپنی معمولی جھونپڑی میں رہتے ہوئے معنوی لحاظ سے اس قدر بلند مقام پر فائز تھے جہاں ملکوتیوں کو بھی رسائی حاصل نہیں ہوتی۔ تربیتی زاویوں سے وہ اس مقام پر تھے کہ مسلمان ملکوں خصوصاً ہمارے ملکوں جیسے ممالک میں جو برکات نظر آتی ہیں وہ سب ان کے طفیل ہیں''۔ (25)

۱۳۔ تمام خواتین کے لئے اُسوہ

تربیت کے مختلف طریقوں میں سے ایک طریقہ نمونہ واُسوہ دکھا کر تربیت کرنا ہے۔ کیونکہ جس شخص کی تربیت کی جاتی ہے اُس پر نمونہ عمل اور اُسوہ شخصیات زیادہ اثرانداز ہوتی ہیں۔ قرآن کریم نے بھی اسی روش سے استفادہ کرتے ہوئے اپنی بعض آیات میں موحد اور ایمان پر ثابت قدم رہنے والے مردوں اور عورتوں کو بطور اُسوہ اور نمونہ عمل پیش کیا ہے کہ جنہوں نے مختلف حالات میں اپنی ایمانی شخصیت اور صلاحیت کو ظاہر کیا ہے اور اپنی حق پرستی کا ثابت کیا ہے۔ مثلاً حضرت مریم بیت عمرانؑ، فرعون کی زوجہ حضرت آسیہؑ، حضرت موسیٰؑ کی والدہ اور حضرت شعیبؑ کی دو بیٹیوں کو عورتوں میں اُسوہ اور نمونہ عمل قرار دیا ہے اسی طرح مردوں میں حضرت ابراہیمؑ اور حضرت رسول اکرم ﷺ کو متعارف کرایا ہے۔ جیسا کہ سورہ احزاب میں فرمایا: '' لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَن كَانَ يَرْجُو اللهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ وَذَكَرَ اللهَ كَثِيرًا ''(26) یعنی: ''فی الحقیقت تمہارے لئے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات) میں نہایت ہی حسین نمونۂ (حیات) ہے ہر اُس شخص کے لئے جو اللہ (سے ملنے) کی اور یومِ آخرت کی امید رکھتا ہے اور اللہ کا ذکر کثرت سے کرتا ہے۔''

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے نمونہ عمل ہونے کے بارے میں فرمایا: '' قَدْ كَانَتْ لَكُمْ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِي إِبْرَاهِيمَ وَالَّذِينَ مَعَهُ إِذْ قَالُوا لِقَوْمِهِمْ إِنَّا بُرَءَاؤُا مِنكُمْ وَمِمَّا تَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللهِ ''(27) یعنی؛ بیشک تمہارے لئے ابراہیم (علیہ السلام) میں اور اُن کے ساتھیوں میں بہترین نمونۂ

(اقتداء) ہے، جب انہوں نے اپنی قوم سے کہا: ہم تم سے اور اُن بتوں سے جن کی تم اللہ کے سوا پوجا کرتے ہو بیزار اور لاتعلق ہیں۔

خواتین میں حضرت آسیہؑ بنت مزاحم کے لئے فرمایا: "وَضَرَبَ اللهُ مَثَلًا لِّلَّذِينَ آمَنُوا امْرَأَتَ فِرْعَوْنَ إِذْ قَالَتْ رَبِّ ابْنِ لِي عِندَكَ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَنَجِّنِي مِن فِرْعَوْنَ وَعَمَلِهِ وَنَجِّنِي مِنَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ "(28) یعنی ؛اور اللہ نے اُن لوگوں کے لئے جو ایمان لائے ہیں زوجۂ فرعون (آسیہ بنت مزاحم) کی مثال بیان فرمائی ہے، جب اس نے عرض کیا: اے میرے رب! تو میرے لئے بہشت میں اپنے پاس ایک گھر بنا دے اور مجھ کو فرعون اور اُس کے عملِ (بد) سے نجات دے دے اور مجھے ظالم قوم سے (بھی) بچا لے۔

حضرت مریم بنت عمران کے بارے میں فرمایا: "وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ مَرْيَمَ إِذِ انتَبَذَتْ مِنْ أَهْلِهَا مَكَانًا شَرْقِيًّا "(29) یعنی؛اور (اے حبیبؐ) آپ کتاب (قرآن مجید) میں مریم (علیہا السلام) کا ذکر (بطور نمونہ) کیجئے، جب وہ اپنے گھر والوں سے الگ ہو کر (عبادت کے لئے خلوت اختیار کرتے ہوئے) مشرقی مکان میں آ گئیں۔

قرآن مجید میں ان ذوات مقدسہ کا بار بار تذکرہ کرنے کا مقصد یہی ہے کہ انہیں بطور انسان کامل پیش کیا جائے۔اسی طرح روایات اور احادیث پیغمبرؐ میں بھی اُسوہ اور نمونہ عمل ذوات کا تعارف کرایا گیا ہے اور پیغمبر اکرم ﷺ نے اپنے اہل بیتؑ کو اُسوہ کے طور پر پیش کیا ہے۔ کیونکہ یہ ذوات مقدسہ انسان کامل ہیں اور انسان کامل اپنے وجود کے لحاظ سے لامحدود ہوتا ہے اور انسان ناقص محدود۔اسی لئے امام خمینیؒ کی نظر میں:

"ایک محدود انسان، اسلام، قرآن، بعثتِ رسول اکرم ﷺ اور انسان کامل کو صحیح طور پر نہیں سمجھ سکتا یعنی محدود اس وقت تک، غیر محدود کاادراک نہیں کرسکتا جب تک خود لامحدود نہ ہو جائے "(30)

دوسری طرف اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ حضرت فاطمہ زہراء سلام اللہ علیہا اور اُن کے معصوم اولاد کی معرفت صرف ایک آسمانی وملکوتی اور ایسے غیر معمولی انسانوں کی حیثیت سے نہیں ہے کہ جن کی شخصیت وسیرت کی پیروی نہ کی جاسکے۔ اگر ایسا ہو تو اُن کے اُسوہ اور نمونہ عمل ہونے کا کوئی مفہوم ہی باقی نہ رہے اور اُن کے فضائل ومناقب کا فلسفہ ہی ختم ہو جائے۔ درحقیقت دینی معارف میں حضرت فاطمہؑ اور اُن کی ذریت سے معصوم ائمہ اطہار علیہم السلام کو تمام انسانوں کے لئے بحیثیت "انسان کامل" متعارف کرایا گیا ہے تاکہ اُن کا وجود مبارک اللہ تعالیٰ کی طرف سے انسانوں پر حجت ہو اور وہ زندگی کے ہر میدان میں رسول اللہ ﷺ کی سیرت کی پیروی کو عملی شکل میں پیش کر سکیں۔اسی لئے یہ ہستیاں انسانوں معاشروں کے لئے "ہدایت چراغ" سمجھی جاتی ہیں۔ حضرت امام خمینیؒ نے اپنے بیانات میں بارہا حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا اور اُن کی معصوم ذریت کو بطور اُسوہ اور نموہ پیش کیا ہے اور خصوصاً مسلمان خواتین کو حضرت زہراء سلام اللہ علیہا کے اُسوہ پر چلنے کی تاکید فرمائی ہے۔ امام خمینیؒ کے نزدیک انسانوں کی تربیت اور معاشرہ سازی میں جو کردار خواتین ادا کرسکتی ہیں وہ مرد نہیں کرسکتے اور خواتین کا یہ کردار امامؒ کے نزدیک فقط حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کی سیرت پر عمل پیرا ہونے ہی سے ممکن ہے۔ لہٰذا وہ بچوں کی تربیت کے سلسلے میں عورتوں کے کردار کو بہت اہمیت دیتے تھے۔ وہ جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا کے روز ولادت کی اہمیت بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں:

"حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی ولادت باسعادت کا دن، خواتین کا دن ہے یہ دراصل بہت عظیم اجتماع عظیم کا دن ہے۔یہ دن عورت کی کامیابی اور عالم میں اس کے لئے مثالی نمونہ پیش کرنے کا دن ہے۔عورت معاشرے میں بہت عظیم کردار کی حامل ہے اور عورت بشریت کی آرزوؤں کو عملی جامہ پہنانے کا مظہر ہے۔ عورت عظیم مرد وخواتین کی پرورش کرتی ہے اور یہ عورت ہی ہے کہ جس کی گود سے صحیح پرورش وتربیت پا کر مرد معراج حاصل کرتا ہے اور اس کی آغوش عظیم خواتین اور مردوں کی تربیت گاہ ہے۔ آج بہت عظیم دن ہے اس لیے کہ آج اس خاتون نے دنیا میں قدم رکھا ہے کہ جس کی تربیت کے ثمرات کے سامنے تمام مردان تاریخ کا عمل ہیچ ہے، ایسی عورت جو انسان کیلئے کامل نمونہ ہے، وہ خاتون کہ جس میں انسانی حقیقت کے تمام پہلو جلوہ گر ہیں۔پس آج کا دن بہت عظیم دن اور آپ خواتین کا دن ہے"۔(31)

ایک اور موقع پر امام خمینیؒ جناب زہراء سلام اللہ علیہا کے گھرانے کی تربیت کے بارے میں کہتے ہیں:

''حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کے اس چھوٹے سے گھر اور اس گھر میں تربیت پانے والے ان چار پانچ افراد نے درحقیقت خداوند عالم کی تمام قدرت کو دنیا کو دکھا دیا اور انسانیت کی ایسی عظیم خدمات انجام دی ہیں کہ جس پر ہماری، آپ کی اور تمام بشریت کی عقلیں دنگ ہیں''۔(32)

حضرت فاطمہؑ کے اُسوہ ہونے کے بارے میں امامؒ کی حساسیت

حضرت امام خمینیؒ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اُن کے اہل بیت اطہار علیہم السلام خصوصاً حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کی سیرت واُسوۂ ہونے کے بارے میں بہت زیادہ حساس تھے۔ چونکہ امامؒ ان ذوات مقدسہ کو حدیث ثقلین کے مطابق قرآن کا ہم پلہ سمجھتے تھے اور ان کے اُسوہ اور نمونہ عمل ہونے پر یقین کامل رکھتے تھے۔ جب سلمان رشدی لعین نے اپنی ''شیطانی آیات'' نامی رسوائے زمانہ کتاب میں پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توہین کی تو امام خمینیؒ پر رات کی نیند حرام ہو گئی تھی اور جب تک اُس کے ارتداد کا فتویٰ نہیں دے دیا، چین سے نہیں بیٹھے اور یہ آرزو کی کہ کاش میں جوان میں سے ہوتا اور اپنے ہاتھوں سے سلمان رشدی لعین کو واصل جہنم کرتا۔ اسی طرح ایک دفعہ ایرانی ٹی وی پر چلنے والی ایک جاپانی ڈرامہ سیریز میں ''اوشین'' نامی کردار کے بارے میں ایک واقعہ پیش آیا، جس پر امام خمینیؒ نے بہت دینی غیرت کا مظاہرہ کیا اور ایرانی ٹی وی کے ذمہ داروں کی سخت تنبیہ کی۔ یہ شاید ۱۹۸۷ء کی بات ہے کہ جب ایرانی ٹی وی پر ''**سالہای دور از خانہ**'' کے نام سے ڈرامہ سیریز چل رہی تھی جو ایک زحمت کش جاپانی خاتون کی داستان زندگی تھی۔ اس جاپانی خاتون کے ایثار وقربانی پر مبنی کردار کی وجہ سے یہ ڈرامہ سیریز ایرانی معاشرے میں بہت مقبول ہوئی۔ انہی دنوں حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کے یوم ولادت کی مناسبت سے ریڈیو تہران کے ایک نمائندے نے تہرانی خواتین سے مسلمان عورت کے لئے حضرت فاطمہؑ کے نمونۂ عمل ہونے کے عنوان سے انٹرویو لیتے ہوئے ایک عورت سے پوچھا: بطور مسلمان عورت کے آپ کے لئے نمونۂ عمل کون ہے؟ تو اس عورت نے ان دنوں چلنے والی ڈرامہ سیریز کے کردار ''اوشین'' کا نام لیا کہ میرے لئے ''اوشین'' نمونۂ عمل ہے۔ ریڈیو نمائندے نے کہا: کیا حضرت فاطمہؑ آپ کے لئے نمونہ عمل نہیں تو اس عورت نے جواب دیا حضرت فاطمہؑ چودہ سو سال پہلے کی عورتوں کے لئے نمونہ عمل ہو سکتی ہیں، لیکن آج کی عورت کے لئے نہیں کیونکہ ہمیں موجودہ زمانے کے مطابق نمونہ عمل چاہیے اور آج ہم شوہر سے وفاداری، گھرانے کے لئے زحمت ومشقت ''اوشین'' سے سیکھتے ہیں!!

یہ خبر جب امام خمینیؒ تک پہنچی تو آپ نے اس واقعہ پر سخت ردعمل ظاہر کیا اور اسے حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کی توہین قرار دیتے ہوئے اس پروگرام کو ترتیب دینے والوں پر شرعی تعزیر جاری کرنے کا حکم دے دیا اور اس وقت ایرانی ریڈیو اور ٹی وی کے سربراہ محمد ہاشمی کو ایک خط لکھا جس میں کہا:

''انتہائی افسوس کے ساتھ گزشتہ روز جمہوری اسلامی ایران کے ریڈیو اور ٹی وی سے عورت کے لئے نمونہ عمل کے عنوان سے ایک بات شائع ہوئی ہے کہ جسے سن کر انسان کو شرم آتی ہے۔ جس شخص نے بھی یہ بات نشر کی ہے اس پر (شرعی) تعزیر جاری ہوتی ہے اور اسے ملازمت سے برطرف کیا جانا چاہیے اور اس واقعہ میں ملوث افراد پر بھی (شرعی) تعزیر جاری کی جائے گی اور اگر یہ بات ثابت ہو جاتی ہے کہ اس پروگرام سے جان بوجھ کر توہین کرنا ہی مقصد تھا تو بلاشک توہین کرنے والا شخص سزائے موت کا حقدار ہے اور اگر دوبارہ اس قسم کا واقعہ پیش آیا تو ٹی وی اور ریڈیو کے اعلیٰ عہدے دار شدید سزا اور تنبیہ کے حقدار ہوں گے۔ البتہ اس سلسلے میں تمام اقدام قوۂ قضائیہ کرے گی۔۔۔'' (33)

یوم خواتین

اسلامی انقلاب اور اسلامی جمہوری ایران کے بانی کے نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیٹی کے مقام ومنزلت کی ایک اور بڑی دلیل جناب زہراء سلام اللہ علیہا کے یوم ولادت (۲۰ جمادی الثانی) کو یوم خواتین قرار دیا جانا ہے۔ جیسا کہ امام خمینیؒ نے اس دن کی مناسبت سے خطاب کرتے ہوئے بارہا فرمایا ہے:

"آج بہت عظیم دن ہے اس لیے کہ آج اس خاتون نے دنیا میں قدم رکھا ہے کہ جس کی تربیت کے ثمرات کے سامنے تمام مردان تاریخ کا عمل ہیچ ہے، ایسی عورت جو انسان کیلئے کامل نمونہ ہے، وہ خاتون کہ جس میں انسانی حقیقت کے تمام پہلو جلوہ گر ہیں۔ پس آج کا دن بہت عظیم دن اور آپ خواتین کا دن ہے"۔(34)

خلاصہ یہ کہ حضرت فاطمہ زہراء سلام اللہ علیہا کے بارے میں امام خمینیؒ کے بیانات اور کلمات سے درج ذیل نکات ملتے ہیں:

۱۔ اگرچہ حضرت فاطمہؑ کے بہت سے نام ذکر ہوئے ہیں لیکن ان سب ناموں میں اُن کا "محدثہ" ہونا اس بی بی کی سب سے بڑی فضیلت ہے اور اُن کے معنوی مقام و منزلت کی دلیل ہے۔ لہٰذا امامؒ کہتے ہیں: "میں حضرت فاطمہؑ کی اس فضیلت اور شرافت کو سب فضائل سے بلند سمجھتا ہوں۔۔۔اور یہ حضرت صدیقہ کبریٰ سلام اللہ کے مختصات میں سے ہے۔(35)

۲۔ حضرت فاطمہؑ کی دوسری بڑی خصوصیت اُن کی سادہ زندگی ہے۔ اس قدر سادہ زندگی کے باوجود اُن کے وجود کی معنوی برکات اور نورانیت پوری کائنات پر چھائی ہوئی ہے۔

۳۔ حضرت فاطمہؑ کے خطبات اور بیانات سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ معاشرے کے سیاسی واجتماعی مسائل میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی تھیں اور دینی اقدار کی حفاظت اور دفاع ہر مسلمان مرد و عورت کا فریضہ سمجھتی تھیں۔

۴۔ امام خمینیؒ کے نزدیک مکتب اہل بیتؑ کے پیروکاروں کی کے لئے فخر مباہات کے اسباب میں سے ایک سبب حضرت فاطمہؑ کا صحیفہ بھی ہے کہ جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضرت زہرائے مرضیہ کو الہام شدہ عطیہ ہے۔

۵۔ اہل بیت اطہارؑ قرآن کے ہم پلہ وہ عظیم معنوی سرمایہ ہیں کہ جس کے بارے میں حساسیت ایمان کی علامت ہے اور جناب زہراء سلام اللہ علیہا کی توہین اسلام و دین کی توہین ہے اور اس پر ردعمل دکھانا امام خمینیؒ جیسے عالم ربانی ہی کا خاصہ ہے۔

۶۔ دین اسلام میں جناب زہراءؑ کا مقام و منزلت اس قدر زیادہ ہے کہ عصر حاضر کی سب سے منفرد اسلامی حکومت کے بانی اس دور میں جناب زہراء سلام اللہ علیہا کو مسلمان عورت کے لئے نمونۂ عمل قرار دیتے ہوئے اُن کے یوم ولادت کو، یوم خواتین قرار دیتے ہیں اور پچھلے چالیس سال سے یہ دن یوم خواتین کے عنوان سے منایا جارہا ہے۔

*****

حوالہ جات

1۔ امام خمینی، روح اللہ، صحیفہ امام، ج۷، ص۳۴۱، مؤسسہ تنظیم و نشر آثار امام خمینی، تہران، ۱۳۷۸ شمسی

2۔ امام خمینی، روح اللہ، صحیفہ امام، ج۱۶، ص ۱۹۲، مؤسسہ تنظیم و نشر آثار امام خمینی، تہران، ۱۳۷۸ شمسی

3۔ مجلسی، محمد باقر، بحارالانوار، ج۴۳، ۱۵، ص۲۶، ۳۲۷، دارالاحیاء الثراث العربی، بیروت، افست، ط ۱۴۰۳ھ

4۔ مجلسی، محمد باقر، بحارالانوار، ج۱۰، ص ۴۳، دارالاحیاء الثراث العربی، بیروت، افست، ط ۱۴۰۳ھ

5۔ امام خمینی، روح اللہ، صحیفہ امام، ج ۲۰، ص ۴، مؤسسہ تنظیم و نشر آثار امام خمینی، تہران، ۱۳۷۸ شمسی

6۔ مجلسی، محمد باقر، بحارالانوار، ج ۱۴، ص۲۰۶، دارالاحیاء الثراث العربی، بیروت، افست، ط ۱۴۰۳ھ

7۔ مجلسی، محمد باقر، بحارالانوار، ج۲۵، ص۱۰۱تا۱۰۳، دارالاحیاء الثراث العربی، بیروت، افست، ط۱۴۰۳ھ؛ نیز بصائر الدرجات، ج۱، ص۲۰، باب ۱۰

8۔ صدوق، علل الشرائع، ج۱، ص ۱۲۳، باب ۱۴۳، ح۱؛ نیز معانی الاخبار، ص ۶۴، ۱۰۷؛ نیز بحارالانوار، ج ۴۳، ص ۱۲۔

9۔ امام خمینی، روح اللہ، ولایت فقیہ، ص ۴۳، مؤسسۂ تنظیم و نشر آثار امام خمینی، تہران، ۱۳۷۸ شمسی

10۔ امام خمینی، روح اللہ، صحیفہ امام، ج ۱۲، ص ۲۷۴، مؤسسۂ تنظیم و نشر آثار امام خمینی، تہران، ۱۳۷۸ شمسی

11۔ موسوعۃ آل بیت النبی (ص) ج۱ ص ۴۹۴۔ یعنی؛ اُسے کیا پرواہ کہ جس نے قبر احمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی مٹی کی خوشبو کو سونگھی کہ ایسی خوشبو پوری زندگی کسی عطر کی نہ سونگھی ہوگی۔ مجھے پر ایسے مصائب آئے کہ اگر دنوں پر آتے تو سیاہ راتوں میں تبدیل ہو جاتیں۔

12۔ امام خمینی، روح اللہ، کشف الاسرار، ص ۱۲۵

13۔ کلینی، محمد یعقوب، اصول کافی، ج ا، ص ۴۵۸، کتاب الحجہ، باب مولد الزہراء فاطمۃ، ح ا؛ عن بی عبداللہ قال: اِنَّ فاطمة مَكَثَتْ بَعْدَ رَسُولِ اللّٰہِ خَمْسَةَ وَسَبْعِينَ يَوماً وَكانَ دَخَلَها حُزْن شَدِيد عَلىٰ بِيها وَكانَ يَتِيها جبْرَئِيلُ فَيُحْسِنِ عَزائَها عَلىٰ بِيها وَيُطَيِّبُ نَفْسَها وَيُخْبِرُها بِما يَكُونُ بَعْدَها ف ذُرِّيَّتِها وَكانَ عَلِّ يَكْتُبُ ذٰلِكَ ۔

14۔ امام خمینی، روح اللہ، صحیفہ امام، ج ۲۰، ص ۵۔۴، مؤسسہ تنظیم و نشر آثار امام خمینی، تہران، ۱۳۷۸ شمسی

15۔ امام خمینی، روح اللہ، وصیت نامہ سیاسی والٰہی امام خمینی، مؤسسہ تنظیم و نشر آثار امام خمینی، تہران، ۱۳۷۸ شمسی

16۔ مزید تفصیل کے لئے رجوع کیجئے: کمرہ ای، خلیل، خطابہ فاطمہ زہرا، کتابخانہ سقراط، تہران، اول، ۱۳۶۷ شمسی. انصاری، محمد باقر و رجـایی، سید حسین، خطابہ فدک، الہادی، قم، اول، ۱۳۷۶ شمسی. خطبہ ہای روشنگرانہ حضرت فاطمہ زہرا، واحد تحقیقات اسلامی بنیاد بعثت، مشہد، دوم، ۱۳۶۶ شمسی. و حسین زنجانی، سید عزالدین، شرح خطبہ حضرت زہرا، ج 1 و 2، دفتر تبلیغات اسلامی، قم، دوم، ۱۳۷۰ شمسی

17۔ امام خمینی، روح اللہ، صحیفہ امام، ج ۱۶، ص ۸۷، مؤسسہ تنظیم و نشر آثار امام خمینی، تہران، ۱۳۷۸ شمسی

18۔ سورۂ دخان، آیت: ا۔ ۴

19۔ امام خمینی، روح اللہ، آداب الصلوۃ، ص ۳۳۰۔۳۲۹، مؤسسہ تنظیم و نشر آثار امام خمینی، تہران، ۱۳۷۸ شمسی

20۔ کلینی، کافی، تہران دارالکتب الاسلامیّہ، ج 2، ص 342

21۔ طبرسی، حسین، مکارم الاخلاق، ، بیروت، مؤسسۃ الاعلمی للمطبوعات، ص ۲۸۱

22۔ کلینی، محمد یعقوب، فروع کافی، ج ۳، ص ۳۴۳، کتاب الصلاۃ، باب التعقیب بعد الصلاۃ والدعاء، ح ۱۴، آداب الصلوۃ، ص ۳۷۷۔۳۷۸

23۔ امام خمینی، روح اللہ، صحیفہ امام، ج ۷، ص ۳۳۷۔۳۳۸، مؤسسہ تنظیم و نشر آثار امام خمینی، تہران، ۱۳۷۸ شمسی

24۔ مجلسی، محمد باقر، بحارالانوار، ج ۴۳، ص ۱۲۷، دارالاحیاء الثراث العربی، بیروت، افست، ط ۱۴۰۳ھ

25۔ امام خمینی، روح اللہ، صحیفہ امام، ج ۱۷، ص ۳۷۳

26۔ سورہ احزاب، آیت ۲۱

27۔ سورۂ ممتنحہ، آیت ۴

28۔ سورۂ تحریم، آیت ۱۱

29۔ سورۂ مریم، آیت ۱۶

30۔ صحیفہ امام، ج ۱۲، ، مؤسسہ تنظیم و نشر آثار امام خمینی، تہران، ۱۳۷۸ شمسی ۱۴۲۰

31۔ امام خمینی، روح اللہ، صحیفہ امام، ج ۷، ص ۳۴۱، مؤسسہ تنظیم و نشر آثار امام خمینی، تہران، ۱۳۷۸ شمسی

32۔ امام خمینی، روح اللہ، صحیفہ امام، ج ۱۶، ص ۸۷، مؤسسہ تنظیم و نشر آثار امام خمینی، تہران، ۱۳۷۸ شمسی

33۔ امام خمینی، روح اللہ، صحیفہ امام، ج ۲۱، ص: ۲۵۱، مؤسسہ تنظیم و نشر آثار امام خمینی، تہران، ۱۳۷۸ شمسی

34۔ امام خمینی، روح اللہ، صحیفہ امام، ج ۷، ص ۳۴۱، مؤسسہ تنظیم و نشر آثار امام خمینی، تہران، ۱۳۷۸ شمسی

35۔ امام خمینی، روح اللہ، صحیفہ امام، ج ۲۰، ص ۴، مؤسسہ تنظیم و نشر آثار امام خمینی، تہران، ۱۳۷۸ شمسی